سوال

(804) ظہر کی پہلی چار رکعت اکٹھی پڑھنا اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ سورت ملانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ظہر کی نماز سے قبل پڑھی جانے والی چار رکعت سنت (جو ایک سلام کے ساتھ ہوں) کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملانی جائز ہے؟ حوالہ تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کی بعض روایات سے واضح ہوتا ہے، کہ فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ مزید قرأت کا اضافہ جائز ہے اور جو حکم فرض کا ہے، وہی سنتوں اور نوافل کا بھی ہے۔ اصلاً دونوں نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ صحیح بخاری وغیرہ میں اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نمازِ تراویح والی روایت میں ہے، کہ:

'یُصَلِّی أَربَعًا، فَلَا تَسئَل عَن حُسنِہِنَّ، وَطُولِہِنَّ۔ ثُمَّ یُصَلِّی أَربَعًا۔ فَلَا تَسئَل عَن حُسنِہِنَّ، وَطُولِہِنَّ' (صحیح البخاری، بَابُ فَضلِ مَن قَامَ رَمَضَانَ، رقم: ۲۰۱۳، صحیح مسلم، بَابُ صَلَاةِ اللَّیلِ، وَعَدَدِ رَکَعَاتِ النَّبِیِّ ﷺ فِی اللَّیلِ... الخ، رقم: ۷۳۸)

یعنی ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ تم ان کے حسن اور طوالت کا تو کچھ پوچھو ہی مت۔...''

اس حدیث شریف کے مطابق بظاہر چار رکعتوں میں مساوات ہی ہے۔ لہٰذا یہ چار رکعت نوافل میں فاتحہ کے علاوہ مزید قرأت کے جواز کی دلیل ہے۔

(مؤطا) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے بھی منقول ہے، کہ

'کَانَ اِذَا صَلّٰی وَحدَہٗ یَقرَأُ فِی الاَربَعِ جَمِیعًا فِی کُلِّ رَکعَةٍ بِأُمِّ القُراٰنِ، وَسُورَةٍ مِّنَ القُراٰنِ' (مؤطا امام مالک، القِرَاءَةُ فِی المَغرِبِ وَالعِشَاءِ، رقم: ۲۶۰)

''ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اکیلے نماز پڑھتے، تو چار رکعتوں میںسے ہر رکعت میں فاتحہ اور قرآن کی کوئی دوسری سورت پڑھتے۔''

یہ بھی اگرچہ فرض نماز کا ذکر ہے۔ تاہم مذکورہ بالا وجہ کی بناء پر ظہر کی سنتیں وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :685

محدث فتویٰ